The Materials میں اُبیؓ بن کعبؓ کی جانب منسوب اختلافی روایات کے تناظر میں آرتھر جیفری کے مصادر و مراجع ......ایک تجزیاتی مطالعہ

فرحت عزیز☆

اُبی بن کعب مشہور کاتب وحی اور جلیل القدر صحابی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کے بارے میں فرمایا:

''میری امت کے سب سے بڑے قاری ابیؓ ہیں۔''(۱)

آپؓ کو قراء ات پر عبور حاصل تھا، اسی لیے آنحضور ﷺ نے آپؓ کو سید القراء ہونے کا لقب بھی دیا۔(۲) آپؓ ان صحابہ میں سے ایک تھے جنھوں نے عہد نبویؐ میں قرآن جمع کیا۔(یعنی اپنے لئے ایک ذاتی نسخہ دہن نبویؐ سے سن کر محفوظ کیا) جیسا کہ مشہور روایت ہے:

حَدَّثَنَا حَفْصُ بنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ حَدَّثنا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ: مَنْ جَمَعَ الْقُرانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ أُبِيّ بنُ كَعْبٍ، ومُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُوزَيْدٍ.(۳)

☆ لیکچرار شعبہ اسلامیات، ایف سی کالج، لاہور

آرتھر جیفری ایک آسٹریلوی نژاد امریکی مستشرق ہے۔ جس نے قرآن کریم کے دیگر مختلف پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اس کی مختلف قراءاتوں پر بھی قابل ذکر کام کیا ہے۔ جیفری کے علمی کاموں میں نمایاں ترین "Materials for the History of the Text of the Quran" ہے جو ای۔ جے۔ برل لیڈن نے ۱۹۳۷ میں جاری کیا۔ یہ ابو بکر عبداللہ بن اَبی داؤد سلیمان السجستانی (م ۳۱۶ ھ) کی کتاب ''المصاحف'' کے ساتھ پیش کیا گیا۔ اور اسے آرتھر جیفری نے مدون کیا۔ اس نے قرآن حکیم کی تدوین اور اس کی مختلف قراءات کے مضامین پر دو مزید مسودات بعنوان ''مقدمتان فی علوم القرآن'' بھی مدون کیے۔ ان میں سے ایک ''کتاب المبانی'' کا مقدمہ ہے جس کے مصنف کا علم نہیں اور دوسرا مقدمہ ابن عطیہ کی تفسیر ''الجامع المحرر'' کا ہے۔ نولڈیکے (Noldeke) اور اس کے شاگرد شوالی (Schwally) نے بھی انہی دو مقدموں کو اپنی تحقیقی نگارشات کی بنیاد بنایا۔(۴)

فضائل القرآن سے متعلق اَبی بن کعبؓ کی جانب منسوب موضوع روایات ''مقدمتان فی علوم القرآن''(۵) میں موجود ہیں۔ اسلامی ورثہ میں یہ روایات کتاب ''شمس الأخبار''(۶) میں موجود ہیں۔ جیسا کہ اس روایت میں سورۃ یونس کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ جس کسی نے سورۃ یونس پڑھی اس کو ان سب افراد جنہوں نے حضرت یونس کی تکذیب کی اور جنہوں نے اس کی تصدیق کی (یعنی ان کی نبوت کے منکرین و معترفین) کی تعداد کے، اور ان افراد کی تعداد کے جو فرعون کے ساتھ غرق ہوئے، سے دس گناہ زائد نیکیاں ملیں گی۔(۷) اسی طرح جو سورۃ ہود کی تلاوت کرے گا اس کو دس نیکیاں دی جائیں گی اور جو نوحؑ، ہودؑ، صالحؑ، لوطؑ، شعیبؑ، ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کو سچا سمجھے اور اس کا شمار قیامت کے دن شہداء میں ہو گا۔(۸) اس طویل روایت میں تمام سورتوں کے فضائل کو ابیؓ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس روایت کو ''تذکرہ الموضوعات'' میں موضوع روایت قرار دیا گیا ہے۔(۹) اور مختلف مفسرین نے ان فضائل

القرآن کی احادیث کو اپنی تفاسیر میں بلاسناد یا بالاسناد بیان کیا۔تاہم بہت سے محدثین مثلاً ابن قتیبہ الدینوری، ابن الجوزیہ، ابن ابی حاتم، الجوزی، الشوکانی، العقیلی، الھندی اور الفیروز آبادی وغیرہ کے نزدیک آپؓ سے منسوب کردہ فضائل القرآن کی احادیث موضوع ہیں۔(۱۰)چنانچہ جمہور کی رائے یہی تھی کہ آپؓ کی جانب منسوب فضائل القرآن سے متعلقہ احادیث موضوع ہیں۔

اسی طرح شب برأت کی فضیلت اور اس کے بارے میں لوگوں کی آراء کو ابیؓ کی جانب منسوب کیا جاتا ہے، جب کہ اس کے ایک راوی پر شدید جرح کی گئی اور اسے شیطان قرار دیا گیا۔(۱۱)پھرمعتبر روایات سے اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی اور شب برأت کے مقابلہ میں لیلۃ القدر کی اہمیت ہر دور میں برقرار رہی۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابیؓ کی قیادت میں لیلۃ القدر کے لیے خاص اہتمام کیا۔(۱۲)

اسلام کے اولین دور میں احادیث وضع کرنے والوں اور عصر جدید میں جیفری اور اس کے پیش رو مستشرقین کے حضرت ابیؓ کی جانب بے شمار موضوع احادیث منسوب کرنے سے ایک بات ضرور ثابت ہوتی ہے کہ آپؓ قرآنی علوم کے علماء میں سرفہرست تھے، لہٰذا احادیث وضع کرنے والوں نے آپؓ کا نام اپنی بات کو معتبر بنانے کے لیے استعمال کیا۔
آرتھر جیفری نے **Material for the History of the Text of the Quran** میں مصحف عثمانی سے ۲۸ پرانے مصاحف پیش کیے ہیں۔ جن میں سے ۱۵ بنیادی مصاحف کو صحابہ کرامؓ اور ۱۳ ثانوی نسخہ جات کو تابعین کی طرف منسوب کیا ہے۔ جیفری نے بنیادی مصاحف میں سے دو مصاحف کو عبداللہؓ بن مسعود اور ابیؓ بن کعب کی طرف منسوب کیا ہے اور ابیؓ بن کعب کی جانب تقریباً ۹۶۰ ایسے مقامات کی نشاندہی کی ہے جہاں آپؓ کی قراءات مصحف عثمانی کی قراءات سے مختلف تھی۔ مزید برآں بیان کیا کہ آپؓ کے مصحف میں دو

زائد سورتیں سورۃ الخلع اور سورۃ الحفد شامل تھیں۔ یہ سورتیں مصحف عثمانی میں نہیں پائی جاتیں۔
آپؐ کا سورۃ الخلع میں اس طرح پڑھنا بیان کیا گیا ہے:

اَللّٰھُمّ اِنّا نسْتَعِینُکَ وَ نستغفرک. ونثنی علیک ولا نکفرک. نخلع ونترک من یفجرک ۔اور سورۃ الحفد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: **اَ للّٰھُمّ اِیّا ک نعبدولک نصلی و نسجد و الیک نسعیٰ ونحفد نرجوارحمتک و نخشی عذابک. إن عذابک بالکفار ملحق.**

ایک اور روایت کے مطابق آپؐ سورۃ الحفد میں یہ الفاظ بھی پڑھا کرتے تھے **ابن آدم لوأعطی وادیا من مال لابتغی ثانیا. (لالتمس ثانیا) ولوأعطی واد یین من مال لالتمس ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم إلا التراب ویتوب الله علی من تاب.** علماء اسلام کے ہاں مصحف ابیؓ میں ان سورتوں کے شامل ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔(۱۳)

ایک روایت کے مطابق بیان کیا جاتا ہے کہ مصحف ابیؓ ایک سو اور سولہ سورتوں پر مشتمل ہے، حالانکہ روایات یہی ثابت کرتی ہیں کہ آپؐ سورۃ القریش اور سورۃ الفیل کو ملا کر پڑھتے تھے اور قرآن کی ۱۱۳ سورتوں میں دو زائد سورتیں شامل ہوں تو یہ ۱۱۵ ہوئیں اور دعائے قنوت کے نام سے پائی جانے والی دعا کے دو حصوں کو ''سورۃ الخلع '' اور ''سورۃ الحفد '' قرار دیا گیا جب کہ اس کا شمار حدیث میں ہوتا ہے۔(۱۴)

اسی طرح ایک رائے یہ ہے کہ جن دو سورتوں کو آپؐ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ آپؐ نے دعا کے طور پر پڑھیں۔ ان کی قرآن سے موافقت کی کوئی دلیل نہیں ہے۔(۱۵) اہل تشیع خود اعتراف کرتے ہیں کہ عبداللہؓ بن مسعود فاتحۃ الکتاب اور

المعوذتین کو قرآن کا حصہ نہیں سمجھتے تھے۔ جب کہ مصحف ابیؓ میں دو زائد سورتیں شامل تھیں۔ اگر ہم ان روایات کو مان لیں تو بھی یہ امر مسلّمہ ہے کہ مصحف ابیؓ وابن مسعودؓ دونوں منسوخ کر دیئے گئے اور مصحف زیدؓ کو آپؐ نے آخری نسخہ کے طور پر سنا نہ کہ مصحف عبداللہؓ وابیؓ کو سنا۔(۱۶) اور اسی پر تمام صحابہ کا اجماع تھا - اہل تشیع کے نزدیک یہ تاریخ القرآن کے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ ہے جب کہ یہ مصحف علیؓ اور جعفر بن صادق کے مصحف میں شامل نہیں۔(۱۷) جب ان دونوں مصاحف میں دعائے قنوت قرآن کا حصہ نہیں تو قرآن کا حصہ قرار دینا سمجھ سے بالاتر ہے۔ پھر بعض شیعہ حضرات خود اس سے انکار کرتے ہیں جب کہ مصحف ابیؓ میں اس عبارت کو جیفری نے سورۃ الخلع اور سورۃ الحفد کا حصہ قرار دیا ہے۔(۱۸)

قرآن کی تمام سورتوں پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے اور یہ کہ قرآن کو حفظ کر لیا گیا تھا۔ اب اگر قرآن کے متعلق مختلف روایات ملیں تو ان کا شمار خبر واحد میں ہوگا ان پر عمل نہیں کیا جائیگا۔(۱۹) ویسے بھی صحابہ کرامؓ کو اپنے ذاتی مصحف کے نسخہ کا خود علم ہو سکتا ہے کہ کیا چیز قرآن ہے اور کیا بات اس کی تشریح کے لیے ہے۔ اسی طرح مصحف ابیؓ میں سورۃ الحفد کے شامل ہونے کے بارے میں بدر الدین عینی کی رائے ہے کہ آپؓ اس عبارت کو قرآن کا حصہ سمجھ رہے تھے۔ عبارت درج ذیل ہے:

> **ابن آدم لو أعطى واديا من مال لا بتغى ثانيا (لالتمس ثانيا) ولو أعطى واديين من مال لا لتمس ثالثا ولا يملأ جوف ابن آدم إلا التراب ويتوب الله من تاب.(۲۰)**
>
> یہاں تک کہ اللہ نے سورۃ التکاثر نازل کی۔(۲۱)

اور اس بارے میں کوئی اچنبھے کی بات نہیں ایسا ہونا ممکن تھا، صحابہ کرامؓ بہر

حال انسان تھے اور غلطی کا امکان موجود تھا۔لیکن قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لیا ہے اس لیے اس میں کوئی کمی بیشی سہواً بھی نہیں ہوسکتی۔

جان وانزبرو John Wansbrough اور رچرڈ بیل، Richard Bell کے مطابق جیفری نے Materials میں پرانے مصاحف کا جو ذخیرہ پیش کیا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ دورِعثمان میں پرانے مصاحف موجود تھے۔ ان مصاحف کا محفوظ ہونا ایک اہم مسئلہ ہے۔(۲۲) تھیوڈورنولڈیکے، Theodor Noldeke نے سب سے پہلے جرمن زبان میں تاریخ قرآن پر کتاب لکھ کر جمع و تدوین قرآن پر اعتراضات کا آغاز کیا۔ اس کا ذکر جیفری نے کتاب المصاحف اور Materials کے مقدمہ میں کیا ہے جس کو Pretzel، نے شائع کیا۔(۲۳) اختلافی روایات کا جو ذخیرہ جیفری نے Materials میں پیش کیا ہے اس کی اسناد خود جیفری کے اعتراف کے مطابق نامکمل اور غیر مستند ہیں۔(۲۴) جیفری ان مصاحف کے بارے میں لکھتا ہے:

> ''بدقسمتی سے ان نسخہ جات میں سے کوئی نسخہ اب صفحہ ہستی پر موجود نہیں ہے، جس کی حقیقی شکل کو دیکھا جا سکے۔''(۲۵)

اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے باوجود جیفری نے بعض نسخہ جات کو بنیادی قرار دے کر بعض کو ثانوی سے ماخوذ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہالینڈ سے چھپنے والے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں تاریخ قرآن کی بنیاد جیفری کے پیش کردہ ۲۸ مصاحف ہی ہیں۔(۲۶) باوجود اس کے جیفری کی رائے ہے کہ ''قرآن حکیم میں اختلاف قراءات کی بحث بعد کے ادوار کے ماہرین لسانیات، الٰہیات اور ائمہ صرف ونحو نے شروع کی ہے۔''(۲۷) پھر بھی وہ قرآن حکیم کی حقیقی قراءات کی بحالی کی کوشش میں مگن رہا۔(۲۸) حال ہی میں دو مستشرق جان برٹن اور جان وانز برو نے یہ بیان کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ سے منسوب مقابل قرآن ہوں یا بڑے شہروں میں پائے جانے والے دیگر نسخہ جات یا پھر انفرادی طور پر بعض حضرات سے منسوب مختلف

قراء ات ہوں، سب کے سب بعد کے ماہرین علم الاصول اور علم اللسان کی ایجاد ہیں۔(۲۹)

جیفری کے نزدیک زیادہ تر پرانے مصاحف کا انحصار مصحف ابن مسعودؓ اور مصحف ابیؓ بن کعب پر ہے۔(۳۰) اگرچہ جیفری یہ تسلیم کرتا ہے کہ تمام ثانوی مسودات ابن مسعودؓ کے مصحف سے اخذ کیے گئے تھے اور ابیؓ بن کعبؓ کے مسودہ قرآن سے کوئی نسخہ اخذ نہیں کیا گیا۔ اس کے باوجود وہ حضرت ابیؓ سے منسوب مختلف قراءا توں کو بنیادی اہمیت دیتا ہے۔ مصحف اُبیؓ کے متعلق جیفری لکھتا ہے:

''کتاب المصاحف'' میں آپؓ سے منسوب چار روایات ملتی ہیں۔''(۳۱)

اپنی کتاب Materials میں اسی روایت پر انحصار کیا ہے۔ یہ روایات غیر متصل اور ناقابل اعتماد معلوم ہوتی ہیں کیونکہ کتاب المصاحف کے اصل نسخہ میں آپؓ سے منسوب قراء ات اپنی بنیاد پر نہیں ہیں۔ (۳۲)

جیفری نے مصاحف کے مابین اختلافی قراء ات بیان کرتے ہوئے Materials کے مقدمے میں اپنے ۳۳ مصادر کا ذکر کیا ہے۔ قرآن کے بارے میں تحقیق کے دوران جیفری نے جن مصادر سے استفادہ کیا ہے ان میں صحیح اور قابل اعتماد روایات کو بنیاد نہیں بنایا گیا کہ گویا یہ بلا اسناد اور کمزور روایات ہی مسلمات کی حیثیت رکھتی ہیں اور مستند روایات کو اس طرح نظر انداز کیا گیا ہے جیسے ان کا کہیں وجود نہ ہو۔ جیفری صحیح و سقیم، حقیقی اور موضوع روایات میں فرق کرنے کی صلاحیت سے عاری نظر آتا ہے۔ لیکن اپنے مخصوص نتائج حاصل کرنے کے لیے اس نے اسلامی ورثہ کے کسی بھی پہلو سے مواد حاصل کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کی۔ اس نے کتب لغت، حدیث، تفسیر اور قراء ات کی کتابوں کو بنیاد بنایا اور روایات سے من چاہے اور یکطرفہ نتائج اخذ کرنے کے لیے اپنے انداز میں بیان کیا، اور روایات بیان کرتے ہوئے اصول تحقیق کو نظر انداز کرتے ہوئے کسی روایت کا حوامش میں تذکرہ تک نہیں کیا۔ ذیل میں جیفری کے مصادر و مراجع کا تنقیدی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ہر مصدر کی ایک مثال پر اکتفا کیا گیا ہے۔

۱۔ الکتاب

أبو بشر عمر بن عثمان بن قنبر ۱۸۰ ھ سیبویہ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ سیبویہ کی ''الکتاب'' (۳۳) میں ابیؓ کی جانب منسوب کردہ روایات بغیر اسناد کے ہیں۔ شبلی کے نزدیک سیبویہ نے لہجات عرب کی رعایت کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف قراء ات قرآنیہ کو صحابہ کرامؓ کی جانب درست طور پر منسوب نہیں سمجھا۔ (۳۴) مثال کے طور پر سیبویہ نے آیہ مبارکہ (لئلا یعلم أهل الکتاب ألا یقدرون علی شئی)۔ (۳۵) بیان کر کے کہا ہے کہ خیال کیا جاتا ہے کہ مصحف ابیؓ میں (أنهم لا یقدرون) ہو گا اور جیفری نے اسے Materials میں ہمزہ مکسورہ کے ساتھ بیان کر کے غلطی کی ہے۔ (۳۶) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جیفری نے نہ صرف بلا اسناد بلکہ غلط روایات کو بھی آپؓ سے منسوب کیا ہے۔ جب کہ سیبویہ کے نزدیک لفظ قرئ کو بنیاد بنانا اور قراء ات غیر متواترہ ناقابل قبول ہے۔ (۳۷) محض تشویہ الحق کے لیے آرتھر جیفری نے سیبویہ کی الکتاب میں بیان کردہ روایت سے مختلف مفہوم اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے جو کم از کم سیبویہ کا مقصود نہ تھا۔

۲۔ معانی القرآن

الفراء (م ۲۰۷ھ) کی کتاب ''معانی القرآن'' میں آپؓ سے منسوب روایات بغیر اسناد کے ہیں۔ روایت ہے کہ آپؓ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۲۹ میں یَخَافَا کی بجائے یَظُنَّا پڑھا کرتے تھے۔ (۳۸)

... وفی قراءة أبیّ (إلا أن یظنا) ألا یقیما حدود الله. (۳۹)

اس کتاب میں آپؓ سے منسوب ۱۲ روایات ملتی ہیں ۔ الفراء نے اس میں صحابہؓ و تابعین کے مصاحف کو بیان کیا ہے جب کہ دور عثمانی میں اجماع صحابہؓ کے بعد مصحف عثمانی کے لیے ''المصحف الإمام'' کی اصطلاح متعین کی گئی، اس کے ساتھ ساتھ اختلافی قراء ات تیسری سے نویں صدی ہجری تک بیان کی جاتی رہیں۔ موجودہ دور میں سیبویہ اور الفراء کی

قراءات کو بغیر سوچے سمجھے جو اہمیت دی جاتی ہے، اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ یہ کوفہ و بصرہ کی قراءات ہوں گی، بلکہ یہ مصحف کے حقیقی طور پر محفوظ نہ ہونے کے بارے میں تصورات کو بدلنے کی ایک کوشش ہے۔ اس مقصد کے لیے قرآن کے اصل علاقائی مصاحف کو پیش کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ اس دور کے بڑے بڑے شہروں کے مصاحف کو بھی بیان کیا گیا۔(۴۰)

۳۔ جامع البیان

بیان کیا گیا ہے کہ آپؓ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر۱۴۳ میں عَلَى النَّاسِ کی بجائے عَلَى النَّاسِ يَوْمِ القيامة پڑھا کرتے تھے۔(۴۱) الربیع، ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ آپؓ (لتكونوا شهد اء على النّاس فكانوا شهداء على الناس يوم القيامة اور ... وتكون شهداء على الناس يوم القيامة پڑھا کرتے تھے۔(۴۲) الطبری (م ۳۱۰ھ) کی تفسیر ''جامع البیان'' میں آپؓ سے منسوب روایات تقریباً اسناد کے ساتھ ہیں تاہم بہت سی روایات بلا اسناد بھی ہیں۔ آپؓ سے منسوب ۲۶ روایات اس تفسیر میں موجود ہیں ۔طبری کے بیان کردہ رواۃ کا شمار کمزور اور ضعیف راویوں میں ہوتا ہے۔ طبری کو اہل روافض کے لیے روایات وضع کرنے والا بھی کہا جاتا ہے۔ (۴۳) تاہم مستشرقین کی تحقیقات کا مقصد تفسیر الطبری اور تاریخ الطبری رہا ہے لیکن جمع و تدوین قرآن کے سلسلہ میں کتب حدیث کو نظر انداز کرتے ہوئے طبری کی روایات جو بہرحال ایک محدث کی بیان کردہ روایات نہیں ہیں، نتائج اخذ کرنا تحقیق کے اصولوں کے منافی ہوگا۔ اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ طبری ثقاہت میں محدثین کے پائے تک نہیں پہنچ سکا۔

۴۔ مختصر فی شواذ القرآن

روایت ہے کہ آپؓ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر۳۱ میں عَرَضَهُمْ کی بجائے عَرضَهَا پڑھا کرتے تھے۔(۴۴)

......قرأ أبي بن كعب ثم عَرَضَهَا أى السمٰوت الصحيح . (۴۵)

ابن خالویہ (م ۳۷۰ ھ) کی کتاب ''مختصر فی شواذ القرآن''میں مصنف نے قرأۃ متواترہ اور شواذ کا فرق کیے بغیر، بلا اسناد روایات بیان کی ہیں۔ آپؓ سے منسوب ۷۰ روایات اس کتاب میں موجود ہیں ۔جب کہ چوتھی صدی ہجری میں قرآن سے متعلق بات کو بغیر اسناد و رواۃ محدثین قبول نہیں کرتے۔ اس لیے صحابہ کرامؓ سے منسوب اقوال کے رواۃ کو بھی کتب حدیث میں محفوظ کرلیا گیا ہے۔

۵۔ المحتسب

روایت ہے کہ آپؓ سورۃ الحمد کی آیت نمبر۴ میں اِيَّاک کی بجائے إِياک (تخفیف کے ساتھ) پڑھا کرتے تھے۔(۴۶)

......بتخفيف الياء فيهما جميعاً ... وهى قراء ة أبي بن كعب أيضا...(۴۷)

ابن جنی (م۳۹۲ھ) کی کتاب ''المحتسب '' میں موجود قراءات کا شمار شاذ قراءات میں ہوتا ہے۔ شاذ قراءات کے جائز نہ ہونے پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ آپؓ سے منسوب ۱۵ روایات اس کتاب میں موجود ہیں۔

۶۔ مقدمتان فی علوم القرآن

روایت ہے کہ حضرت ابیؓ بن کعب سورۃ الحمد کی آیت نمبر۳ میں مَالِكِ يَوْم الدين کو مصحف عثانی کے مطابق پڑھا کرتے تھے ۔(۴۸) مقدمتان فی علوم القرآن کے دو مقدموں (کتاب المبانی و مقدمہ ابن عطیہ) کو جیفری نے تحقیق کے بعد خود شائع کیا۔ ان میں سے

ایک کتاب المبانی کا مقدمہ ہے جس کے مصنف کا علم نہیں کیونکہ مقدمہ کا پہلا صفحہ غائب ہے۔ البتہ مسودہ کے دوسرے صفحہ پر مؤلف کا یہ نوٹ موجود ہے کہ اس نے اس کتاب کو ۴۲۵ھ میں لکھنا شروع کیا اور ابن عطیہ (م ۵۴۶ھ) کے مقدمہ میں آپؓ سے بیان کردہ اختلافی روایات کی اسناد مذکور نہیں ہیں جو آپؓ سے پانچ سو سال کے فرق کی وجہ سے ناقابل قبول ہیں۔ ان دونوں مقدموں میں آپؓ سے منسوب چار روایات ملتی ہیں۔

۷۔ معالم التنزیل

بیان کیا جاتا ہے کہ آپؓ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۶۱ میں مِصْرًا کی بجائے مِصْرَ پڑھا کرتے تھے۔(۴۹)

و قراءۃ (ابیّ بن کعب) وابن مسعود (اهبطوا مصر) من غیر اجزاء یعنی صرف(۵۰) **الفراء البغوی** (م ۵۱۶ھ) کی ''تفسیر البغوی'' میں آپؓ سے مذکور اسناد کی روایات تو موجود ہیں لیکن ان روایات کا شمار خبر واحد میں ہوتا ہے۔ آپؓ سے منسوب ۱۳ روایات اس تفسیر میں موجود ہیں۔ البغوی کے نزدیک قرآنی آیات اور اسلوب کو واضح کرنے کے لیے قراءات متواترہ کا ہونا شرط نہیں ہے جب کہ مشہور اور شاذ قراءات کو بھی تفسیری مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس ضمن میں شاذ قراءات خبر احاد کی نسبت زیادہ قابل ترجیح ہیں۔(۵۱) جب کہ شاذ قراءات اسلامی ورثہ میں متروک سمجھی جاتی ہیں۔

۸۔ تفسیر الکشاف

روایت ہے کہ آپؓ سورۃ الحمد کی آیت نمبر چھ میں اھدنا کی بجائے **اهدنا ثَبِّتْنَا** پڑھا کرتے تھے جیسا کہ حضرت علیؓ نے پڑھا، لیکن بعض روایتوں کے مطابق آپؓ **دَلَّنَا يَدُكَ اهْدِنا** پڑھا کرتے تھے۔(۵۲)

...عن علی و أبی أهدنا ثبتنا... (۵۳)

جیفری نے Materials میں **دلنا یدک اهدنا** لکھا ہے جو بظاہر بے معنی سا جملہ

ہے۔ اسلامی ورثہ سے دوری اور عربی پر عبور نہ ہونے کی بناء پر شاید جیفری مخطوطہ کو صحیح طور پر پڑھ نہ سکا۔ اصل عبارت یوں معلوم ہوئی دلنا بدل اھد نا۔ (۵۴) الزمخشری (م ۵۳۸ھ) کی ''تفسیر الکشاف'' میں مصنف نے قراءات قرآنیہ کو لغت کی بنیاد پر واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ (۵۵) کیونکہ روایات کی اسناد نہ ہونے کی وجہ سے یہ مصنف کی ذاتی تحریر پر دلالت کرتی ہیں۔ (۵۶) آپؓ سے منسوب ۱۰۳ روایات اس تفسیر میں موجود ہیں۔

۹۔ مجمع البیان

روایت ہے کہ آپؓ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۵۸ میں یَطَّوَّفَ کی جگہ یَطُوْفَ عیسی التخفی کی مانند پڑھا کرتے تھے۔ (۵۷)

...... فلا جناح علیه اَلا یطوف بهما وهی قراء ة ابن مسعود ویروی أنهافی مصحف أبی کذلک (۵۸)

الطبرسی (م ۵۴۸ھ) کی ''تفسیر مجمع البیان'' آپؓ سے منسوب آٹھ روایات ملتی ہیں اور ان روایات کی اسناد مذکور نہیں ہیں۔ یہ تفسیر شیعہ طرز پر ہے اس کو مختصر الکشاف بھی کہا جاتا ہے۔ (۵۹)

۱۰۔ کتاب الانصاف

بیان کیا جاتا ہے کہ آپؓ سورۃ یونس کی آیت نمبر ۵۸ میں فَلْیَفْرَحُوْا کی بجائے فَافْرَحُوْا پڑھا کرتے تھے۔ (۶۰)

... فی قراء ة ابیّ فافرحوا... (۶۱)

الأنباری (م ۵۹۷ھ) کی ''کتاب الانصاف'' میں مصنف کا مقصد لغت ونحو کے اصولوں کو بیان کرنا تھا جب کہ جیفری نے ان روایات کو Materials میں بنیاد بنا کر پیش کیا ہے۔ آپؓ سے منسوب دو روایات اس کتاب میں موجود ہیں۔

۱۱۔ مفاتیح الغیب

روایت ہے کہ آپؓ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر۶۱ میں اَتَسْتَبْدِلُوْنَ کی بجائے اَتَبْدِلُوْن پڑھا کرتے تھے۔(۶۲)

......وفی حرف أبیّ بن کعب أتبدلون باسکان الباء... (۶۳)

فخرالدین الرازی (م۶۰۴ھ) کی "تفسیر، تفسیر الکبیر اور مفاتیح الغیب" دونوں ناموں سے مشہور ہے۔ اس میں آپؓ سے بیان کردہ ۱۳روایات کی اسنادنہیں ہیں۔

۱۲۔ اِملاء ما من بہ الرحمٰن

روایت ہے کہ آپؓ سورۃ الاعراف کی آیت نمبر۳۰ میں تَعُوْدُوْنَ فَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَۃ کی بجائے تَعُوْدُونَ فَرِیقِینَ فَرِ یْقًا حَقَّ علیه الضّٰلٰلۃ پڑھا کرتے تھے۔(۶۴)

... قراء ۃ أ بیّ تعودون فریقًا ھدی وفریقًا حق علیھم الضّٰلٰلۃ ...(۶۵)

العکبری (م۶۱۶ھ) کی کتاب "اِملاء ما من بہ الرحمٰن" میں آپؓ سے منسوب دو روایات بغیر اسناد و رواۃ کے ہیں۔

۱۳۔ شرح المفصل

سورۃ یونس کی آیت نمبر۵۸ میں آپ فَلْیَفْرَحُوْا کی بجائے فَافْرَحُوا پڑھا کرتے تھے (۶۶)ابن یعیش (م۶۴۳ھ) کی "کتاب شرح المفصل" (۶۷)میں آپؓ سے منسوب دو روایات بغیر اسناد کے ہیں۔

۱۴۔ الجامع لأحکام القرآن

روایت ہے کہ آپؓ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر۸۳ میں لاَ تَعْبُدونَ کی بجائے لَا

یَعْبُدُوا "یا" لاَ تَعْبُدُوا پڑھا کرتے تھے۔(٦٨)

..وفی قراء ة ابی و اذا خذنا میثاق بنی اسرائیل لا تعبدوا ... (٦٩)

القرطبی (م ٦٧١ھ) کی کتاب ''الجامع لأحکام القرآن'' میں آپؓ سے منسوب ۴۰ روایات کی اسناد مذکورنہیں ہیں۔

۱۵۔ انوار التنزیل و اسرار التأویل

روایت ہے کہ آپؓ سورۃ الأعراف کی آیت نمبر۱۰۵ میں علی اَنْ کی بجائے بِأَنْ پڑھا کرتے تھے۔(۷۰)

... وحقیق بان لا أقول وھی قراء ة أبیّ ... (۷۱)

البیضاوی (م ٦٨٥ھ) کی تفسیر ''انوار التنزیل'' میں آپؓ سے منسوب ۳ روایات کی اسناد بیان نہیں کی گئیں۔

۱٦۔ لسان العرب

بیان کیا گیا ہے کہ آپؓ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر۱۰۴ میں رَاعِنَا کی بجائے رَاعُوْنَا پڑھا کرتے تھے۔(۷۲)

...... قراة ابی بن کعب لا تقولوا (راعونا)... (۷۳)

ابن منظور (م ۷۱۱ھ) کی لغت پر کتاب ''لسان العرب'' میں مصنف نے لغت کو واضح کرنے کے لیے روایات بیان کی ہیں جن کو جیفری نے Materials میں بنیاد بنا کر غلطی کی۔ اس میں آپؓ سے منسوب دو روایات بلا اسناد ہیں۔

۱۷۔ غرائب القرآن

بیان کیا جاتا ہے کہ آپؓ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۹۷ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ کی بجائے آیَةٌ بَیِّنَةٌ پڑھا کرتے تھے۔(۷۴)

...... وقرأ ا بیّ بن کعب وعمرو ابن عباس آيَةُ بَيِّنَةُ على الا فراد.(۷۵)

النیسابوری (م ۷۲۸ھ) کی تفسیر ''غرائب القرآن'' میں آپؓ سے منسوب چار روایات بلا اسناد ہیں۔

۱۸۔ البحر المحیط

روایت ہے کہ ابی بن کعب سورۃ البقرہ کی آیت نمبر۲۰ میں يَخْطَفُ کی بجائے يَتَخَطَّفُ پڑھا کرتے تھے۔(۷۶)

...... وروی عن أبی بن کعب يَتَخُطَّفُ... (۷۷)

ابن حیان االأندلسی (م ۷۵۴ھ) کی ''تفسیر البحر المحیط''میں آپؓ سے منسوب روایات بغیر اسناد کے ہیں۔ جیفری اگرچہ یہ اعتراف کرتا ہے کہ البحر المحیط میں آپؓ سے منسوب ۶۰روایات کا مصدر بیان نہیں کیا گیا، جوتحقیق کے اصولوں کے منافی ہے اور یہ روایات آپؓ سے سات سو سال بعد بغیر کسی کڑی کے ناقابل قبول ہیں۔

۱۹۔ مغنی اللبیب

روایت ہے کہ آپؓ سورۃ الانعام کی آیت نمبر۱۰۴ میں اَنَّهَا کی بجائے لَعَلَّهَا پڑھا کرتے تھے (۷۸)

... وفی قراءۃ ابی (لَعلَّهَا) (۷۹)

ابن ہشام (م ۷۶۱ھ) کی کتاب ''مغنی اللبیب ''میں آپؓ سے منسوب پانچ روایات کی اسناد مذکورنہیں ہیں۔

۲۰. الدر المنثور

۲۱. الاتقان فی علوم القرآن

۲۲. المزھرفی لغۃالعلوم وأنواعها

روایت ہے کہ آپؓ سورۃ النور کی آیت نمبر۲۷ میں تَستَأ نِسُوا وَ تُسَلِمُوْا کی بجائے تُسَلِمّوُ ا وَتَستاذِنُوْا پڑھا کرتے تھے۔بعض روایات کے مطابق آپؓ نے تُسَلِمّوا اتَستَا نِسُوا پڑھا۔(۸۰) ... عکرمہ سے روایت ہے کہ آپؓ (حتی یسلموا أ وتستاذنوا) پڑھا کرتے تھے(۸۱) ...ابن عباس (حتی تستأ ذنوا وتسلموا) پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح حضرت علیؓ اور ابیؓ ا بن کعب نے پڑھا (۸۲)السیوطی (م ۹۱۱ھ) کی کتاب ''الدر المنثور'' میں آپؓ سے منسوب ۲۳ روایات ملتی ہیں اور'' الاتقان''میں دو اور ''المز ھر فی لغة العلوم وأ نواعھا''(۸۳) میں آپؓ سے منسوب کسی روایت کا ذکرنہیں ملتا۔ سیوطی نے آپؓ سے روایات بیان کرتے ہوئے مختلف کتب کے حوالہ جات کا ذکر کیا ہے۔تخریج کرتے ہوئے زیادہ تر روایات کی بنیادتفسیر الطبر ی معلوم ہوتی ہے اور اسی طرح کتاب المصاحف کی بیان کردہ روایات سیوطی کی کتب میں موجود ہیں۔طبری اور ابن ابی داؤد کی بیان کردہ روایات کتب صحاح میں موجود روایات کے مقابلے میں نا قابل اعتماد ہیں۔ ان روایات سے نتائج اخذ نہیں کیے جا سکتے۔سیوطی اگرچہ روایت بیان کرنے کے معاملے میں کافی محتاط ہے تاہم اس نے ہر طرح کی کتب حدیث کو بنیاد بنایا۔ ان روایات کی اسناد تو موجود ہیں لیکن ان پرعمل نہ ہونے کی وجہ سے یہ خبر احاد پر دلالت کرتی ہے اورتواتر کے مقابلے میں خبر احاد کوترک کر دیا جاتا ہے۔

۲۳۔ کنز العمال

روایت ہے کہ آپؓسورۃ الحمد کی آیت نمبر۷ میں غَیْرَ کی بجائے غَیْرِ پڑھا کرتے تھے۔(۸۴)

...لابمعنی غیر وھی قراء ة عمروابی.. (۸۵)

المتقی الھندی (م ۹۷۵ھ) کی کتاب ''کنز العمال'' میں آپؓ سے منسوب ۱۶ منسوخ القرآن کے حوالے سے روایات موجود ہیں۔ اور جیفری نے ان منسوخ روایات کو Materials میں آپؓ کے مصحف کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

۲۴۔ عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی

بیان کیا گیا ہے کہ آپؓ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر۲۴۶ میں إلَّا قَلِيْلاً مِنْهُم کی بجائے إلّا أنْ يكُونَ قَلِيلٌ مِنهُمْ پڑھا کرتے تھے۔(۸۶)

... وقرأ ابیّ تولوا الا أن یکون قلیل منھم ...(۸۷)

خفاجی (م ۱۰۶۹ھ) نے تفسیر البیضاوی پر ''عنایۃ القاضی'' کے نام سے حاشیہ لکھا۔ اس میں آپؓ سے منسوب تین روایات کا ذکر ہے جو آپؓ سے بغیر اسناد کے روایت کی گئی ۔ اور یہ آپؓ سے ایک ہزار سال کے فرق کی وجہ سے ناقابل اعتبار ہیں۔

۲۵۔ إتحاف فضلاء البشر

روایت ہے کہ آپؓ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر۲۲۲ میں يَطْهُرْنَ کی بجائے يَتَطَهَّرْنَ پڑھا کرتے تھے۔ (۸۸)

... وفی حرف ابی (یتطهّرن) (۸۹)

الدمیاطی (م ۱۱۱۷ھ) کی کتاب "إتحاف فضلاء البشر"(۶۰) میں آپؓ سے منسوب دو روایات کی اسناد مذکورنہیں ہیں۔

۲۶۔ تاج العروس

روایت ہے کہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر۹۶ میں آپؓ حیٰوۃ کی جگہ اَلْحَيٰوةِ پڑھا کرتے تھے (۹۰)

......قرأۃ أبی علی الحیاۃ... (۹۱) الزبیدی (م ۱۲۰۵ھ) کی ''تاج العروس'' میں آپؓ سے منسوب تین روایات کی اسناد مذکورنہیں ہیں۔

۲۷۔ فتح القدیر

روایت ہے کہ آپؓ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۸۸ وأرْكَسَهُمْ کی بجائے رَكَسَهُمْ

پڑھا کرتے تھے(۹۲)

......**فی قراءۃ عبداللّٰہ و أبیّ واللّٰہ رَكَّسَهُمْ ... (۹۳)**

الشوکانی (م ۱۲۵۰ھ) کی ''فتح القدیر'' میں آپؓ سے منسوب ۴۰ روایات کی اسناد موجود ہیں اور کچھ بلا اسناد ہیں۔شوکانی نے عربی بیانات کو واضح کرنے کے لیے اکثر جگہ پر ضعیف روایات کو بھی بیان کیا ہے۔ (۹۴) جنہیں مصحف عثمانی کے مخالف قراء ات پڑھنے سے منع کر دیا گیا تھا۔زیادہ روایات کا انحصار تفسیر الطبر ی پر ہے۔

۲۸۔ روح المعانی

روایت ہے کہ آپؓ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر۱۰۲میں **يُعَلِّمَانِ** کی بجائے **يُعَلِّمُ** **هاروث و ماروث** پڑھا کرتے تھے(۹۵)

...... **قرأ أبیّ (يعلمان) باظهار الفاعل ... (۹۶)**

الألوسی (م ۱۲۷۰ھ) کی تفسیر ''روح المعانی '' میں آپؓ سے منسوب ۵۲روایات کی اسناد مذکورنہیں ہیں۔

جیفری نے اپنی کتاب Materials میں جن ۳۳ مصادر کا ذکر کیا ہے ان میں سے ۲۸ مصادر سے آپؓ سے منسوب کردہ ۹۶۰ روایات میں سے ساڑھے چار سو (۴۵۰) روایات تلاش کی گئیں اور پانچ کتب دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ان کو شامل بحث نہیں کیا گیا۔ یہ کتب درج ذیل ہیں:

۱۔ بیلاوی، کتاب الف، ب

۲۔ ابن ہشام، تہذیب التوضیح

۳۔ مرآوندی، قرۃ العین القراء (مخطوط)

۴۔ قونوی، حاشیہ البیضاوی

۵۔ عکبری، إعراب القراءۃ الشاذۃ (مخطوطہ)

تاہم جیفری نے اسلامی ورثہ میں موجود مکمل مواد کو شامل تحقیق نہیں کیا اور دیگر کتب لغت، تفسیر، حدیث، مسانید کی آپؐ کی جانب منسوب ۶۸۵ روایات ملتی ہیں اور ان کتب میں سے ۴۰ کے لگ بھگ روایات ایسی ہیں جن کو جیفری نے شامل مصحف نہیں کیا۔ تاہم اگر اختلافی روایات بیان کرنے میں اس کے استعمال کردہ مصادر کا جائزہ لیا جائے تو زیادہ تر روایات بلا اسناد، موضوع، منسوخ، غیر متواتر اور شاذ قراء ات کی کتب سے ملتی ہیں۔ اس بات پر تعجب ہے کہ جیفری کتب صحاح کے مقابلے میں غیر تصحیح شدہ روایات کو من وعن قبول کر لیتا ہے۔ ان روایات کو بنیاد بنانا اصول تحقیق کے منافی ہے۔ جیفری نے کتاب اللہ کے انسانی مصادر متعین کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ یہ سب اختلافی قراء ات بعد کی معلومات پر مشتمل ہیں جب کہ مصحف عثمانی کی صحت پر صحابہؓ اور تابعین کا اجماع ہے۔ اس نے اپنے من چاہے اور یک طرفہ نتائج کا استنباط کرنے کے لیے اجماع کی اہمیت کو تسلیم کرنے میں لیت ولعل سے کام لیا جب کہ بعد کی معلومات پر مشتمل روایات پر اصل مصحف کی بنیاد نہیں ہو سکتی۔

☆......☆......☆

حواشی

۱۔ ابن الأثیر، علی بن محمد أبي الکرم بن محمد بن عبدالکریم الواحد الشیبانی: أسد الغابة في معرفة الرجال. دار احیاء التراث العربی، بیروت. ب. ت. ج ۱، ص ۵۰

۔والنووی، أبي زکریا محي الدین بن أشرف الدمشقي: تھذیب الأسماء واللغات. دارالفکر، بیروت. الطبعة الأولی. ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶م. ج ۱، ص ۱۲۰

أبوعیسی محمد بن عیسی: الجامع الصحیح وھوسنن الترمذی. دارعمران، بیروت. ب. ت. ج۵، ص ۶۶۴

ابن ماجہ القزوینی، الحافظ أبي عبداللہ محمد بن یزید: سنن ابن ماجہ. دار احیاء الکتب العربی، بیروت. ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۲م. ج ۱، ص ۵۵

۲۔ أبو شامہ، عبدالرحمٰن المقدسی: المرشد الوجیز إلی علوم تتعلق بالکتاب العزیز. دار صادر، بیروت. ۱۹۵۸ء. ص ۴۰ - ۴۲

- دیکھیئے راقم الحروف کا مقالہ "جمع القرآن میں أبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کا کردار" مجلّہ تحقیق شمارہ:69 ،جلد نمبر 25 ،ص 31-49 کلیہ علوم اسلامیہ و شرقیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

۳۔ البخاری، الامام أبي عبداللہ محمد بن اسماعیل: الجامع الصحیح للبخاری. دار ابن کثیر، دمشق. الطبعة الرابعة. ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰م. ج ۴، ص ۱۹۱۲

۴۔ (For details please see) M.A. Chaudhary: "Orientalism on Varient Readings of the Qurian - The case of Arthur Jeffery" American Journal of Islamic and Social Sciences. (1995, P. 170 to180).

۵۔ جیفری، آرتھر: مقدمتان فی علوم القرآن وھما مقدمہ کتاب المبانی و مقدمہ ابن عطیہ۔
مکتبہ الخانجی۔ ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۴م۔ ص ۶۴،۷۴

۶۔ القرشی، علی بن حمید: کتاب شمس الأخبار۔ مصر، الطبعۃ الأولی۔ ۱۳۹۲ھ۔ ص ۷۷
والخطیب التبریزی: مشکاۃ المصابیح۔ منشورات المکتب الاسلامی۔ الطبعۃ الأولی۔
۱۳۰۸ھ/ ۱۹۶۱م۔ ج۱، ص ۵۹۶

۷۔ سورۃ یونس: 10، جیفری، مقدمتان، ص65

۸۔ سورۃ ہود: 11

۹۔ المغنی اللبیب، محمد طاہر بن علی الھندی: تذکرہ الموضوعات فی ذیلھا قانون
الموضوعات۔ بمصر، الطبعۃ الأولی ۱۳۴۳ھ، ص ۸۲

۱۰۔ الدینوری، ابن قتیبہ عبداللہ بن مسلم: تأویل مختلف الحدیث۔ تحقیق: عبدالرحیم۔
دارالفکر، بیروت۔ ۱۴۱۵ھ ۱۹۹۵م، ص ۷۴
ابن الجوزیہ: المنار الضعیف فی الصحیح والضعیف۔ مکتبہ المطبوعات الإسلامی، باکستان۔
ب۔ت، ص ۱۱۳
وابن أبي حاتم، محمد بن إدریس: علل الحدیث۔ المکتبہ الأثریۃ، باکستان۔ ب۔ت،
ج ۲، ص ۷۳
والجوزی، أبي الفرج عبدالرحمٰن بن علی: کتاب المو[illegible]ت۔ تحقیق: عبدالرحمٰن محمد
عثمان۔ [illegible] کتب محل، کراچی۔ الطبعۃ الأولی، ۱۳۸۶ھ ۱۹۶۶م، ص ۲۳۹
والشوکانی، محمد بن علی: الفوائد المجموعۃ فی الأحادیث الموضوعۃ۔ مطبعۃ السنۃ المحمدۃ
القاہرہ، الطبعۃ الأولی، ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰م، ص ۲۹۶
والعقیلی، أبي جعفر محمد بن عمرو بن موسی بن حماد: کتاب الضعفاء الکبیر۔ مکتبہ دار
الباز، مکۃ المکرّمۃ۔ الطبعۃ الأولی، ب۔ت، ج ۲، ص ۱۷۵

والفیروز آبادی، محی الدین محمد بن یعقوب: کتاب ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز، القاہرہ۔۱۳۸۳ھ، ج ۱،ص ۱۰

والسیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن بن أبي بكر: اللآلي المصنوعة فی الأحادیث الموضوعة۔ المکتبہ الحسینیة المصریة بالأزھر۔ الطبعة الأولیٰ، ب۔ت، ج ۱، ص ۲۸۸

والھندی، الشیخ محمد عبدالحي اللکنوی: ظفر الأماني بشرح مختصر السید الشریف الجرجانی فی مصطلح الحدیث۔ مکتبہ المطبوعات الإسلامیہ بحلب۔ الطبعة الأولیٰ، ۱۳۰۴ھ، ص ۴۴۶

والغزالی، أبي حامد محمد: أحیاء علوم الدین۔ دار الخیر بیروت۔ الطبعة الرابعة، ۱۴۱۷ھ - ۱۹۹۷م، ج ۲، ص ۲

۱۱۔ العقیلی، المکی أبي جعفر محمد بن کتاب عمرو بن موسیٰ بن حماد: کتاب الضعفاء۔ الکبیر۔ مکتبہ دارالباز، مکة المکرّمة۔ الطبعة الأولی، ب۔ت، ج ۳، ص ۱۳۴ - ۱۳۵

۱۲۔ برالبلوسي، عبدالغفور حسین: مسند إسحاق بن راھویة۔ ب۔ت، ج ۲، ص ۳۰۵

۱۳۔ Jeffery, Arthur, Materials for the History of the Text of the Quran, E. J. Brill, Leiden, 1937, P. 180-181

۱۴۔ السیوطی، جلال الدین عبدالرحمان بن أبي بكر: الاتقان فی علوم القرآن۔ مکتبہ المعارف، الریاض۔ الطبعة الأولیٰ ۱۴۱۸ھ، ۱۹۹۶م، ج ۱، ص ۱۸۵

۱۵۔ الزرکشی، بدر الدین: البرھان فی علوم القرآن۔ دارالفکر، بیروت۔ الطبعة الأولیٰ، ۱۴۰۸ھ، ۱۹۸۸م، ج ۱، ۲۵۱، ج ۲، ۱۲۷

۱۶۔ البروسوی، قدس اللہ ستی الشیخ إسماعیل خفی: تفسیر روح البیان۔ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ۔ ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵م، ج ۱۰، ص ۵۴۵

۱۷۔ خورشید البری، عبداللہ: القرآن وعلومہ فی مصر۔ ۱۹۶۹، ص 91

۱۸۔ Jeffery: Materials. P. 180

۱۹۔ الباقلانی، أبي بکر محمد بن الطیب: اعجاز القرآن۔ مصر الطبعة الأولی، ۱۳۷۰ھ، ۱۹۵۱م، ص ۳۶

۲۰۔ Jeffery: Materials. P. 181

۲۱۔ البخاری: الجامع الصحیح. ج ۵، ص ۲۳۶۵

الطبری، أبوجعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد: جامع البیان عن تأویل أي القرآن. دارالفکر، بیروت. ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۹۸م، ج ۱۵، ص ۲۸۴

- السیوطی: التحبیر فی علم التفسیر ا دارالنشر الکتب الإسلامیة، لاہور

العینی، بدر الدین، أبي محمد، محمود بن أحمد: عمدة القاری بشرح صحیح البخاری. درالفکر، بیروت. ب.ت، ج ۲۳، ص ۴۷

۲۲۔ Richard Bell: Introduction to the Quran. Cambridge University Press London, New York. 1977, P. 50

Wansbrough, John: Quranic Studies (Sources and Methods Scriptural Interpretation) Oxford University Press. 1977. V-31, P. 44)

۲۳۔ Noldeke, Theodor: Geshichte Des, Qorans, Dritter Teil Die Geschichte Des Qor'an, Text G Bergratrasser. P1

۲۴۔ Jeffery: Materials. P. x

۲۵۔ Jeffery: Materials. P. viii

۲۶۔ J. D. Penrson: Encyclopaedia of Islam. Art: Quran. Leiden, E.J. Brill. 1986. P400-433

۲۷۔ Jeffery: Materials. P. 15

۲۸۔ Ibid, P. 16

۲۹۔ Burton, John: Collection of the Qur'an. Cambridge University

Press, London, New York. 1977. P199-122

John Wansbrough: Quranic Studies. V. 31, P 44-46, 202-207

۳۰۔ Jeffery: Materials. P. 9

۳۱۔ Ibid, P. 21

۳۲۔ M.A. Chaudhary: Orientalism on Varient Readings of the Qur'an. (The Case of Arthur Jeffery), American Journal of Islamic and Social Sciences. 1995, P. 180

Jeffery: Materials. P. 116

وابن أبي داؤد: کتاب المصاحف۔ ای۔ جے۔ برل، لائیڈن۔ ۱۹۳۷، ص ۵۳

۳۳۔ (یہ کتاب دارالقلم بیروت سے ۱۳۸۵ھ کو دو جلدوں میں شائع ہوئی۔)

۳۴۔ اسماعیل شلبی، عبدالفتاح: رسم المصحف والاحتجاج بہ فی القراء ات۔ ص ۵۵-۵۶، مکتبہ النھضۃ، ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۰م،

۳۵۔ سورۃ الحدید۔ ۲۹

۳۶۔ Jeffery, Materials, P. 169

۳۷۔ عضیمہ، عبدالخالق، دراسات لأسلوب القرآن الکریم۔ السعودیۃ العربیۃ، ب۔ت۔ ج ۱، ص ۴۹

۳۸۔ Jeffery: Materials. P-121

۳۹۔ الفراء، أبو زکریا یحیی بن زیاد بن عبداللہ الدیلمی: معانی القرآن۔ تحقیق: أحمد یوسف نجاتی و محمد علی النجار۔ دارالسرور، بیروت۔ ج ۱، ص 145

۴۰۔ Wansbrough: Qura'nic Studies. Vol. 31, P. 45

۴۱۔ Jeffery: Materials. P-120

۴۲۔ الطبری، لأبی جعفر محمد بن جریر: جامع البیان عن تأویل آی القرآن۔ دارالفکر،

بیروت.ب.ت، ج 2، 339

۴۳۔ الذھبی، شمس الدین أبی عبداللہ محمد بن أحمد: میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔ دارالکتب العلمیۃ، بیروت. ج ۶/۹۰، ج ۱،ص ۳۱۳، ۴۲۸، ج ۲/ ۳۵۰، ج ۵،ص ۲۰۷

۴۴۔ Jeffery: Materials. P-118

۴۵۔ ابن خالویہ، أبوعبداللہ الحسین بن أحمد: مختصر فی شواذ القرآن من کتاب البدیع. مکتبہ الرحمانیہ، مصر: 1934، ص 4

۴۶۔ Jeffery, Materials, P-117

۴۷۔ ابن جنی، أبی الفتح عثمان: المحتسب فی تبین وجوہ شواذ القراء ات والإ یضاح عنہا. تحقیق: محمد عبدالقادر عطا. مکۃ المکرّمۃ 1419ھ.

۴۸۔ Jeffery: Merterials. P-117

۴۹۔ Jeffery: Materials, P-118

۵۰۔ أبو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی: معالم التنزیل. تحقیق: مردان سوار. ادارہ تألیفات اشرافیہ، ملتان. ب.ت. ج ۱،ص 185

۵۱۔ مردان سوار: معالم التنزیل. ج ۱،ص 15

۵۲۔ Jeffery: Materials. P-117

۵۳۔ الزمخشری، جار اللہ محمود بن عمر: الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الأ قاویل فی وجوہ التأویل. دارالفکر، بیروت۔1403ھ، ج ۱،ص 117

۵۴۔ M.A. Chaudhary: Orientalism. P-183

۵۵۔ الجوینی، مصطفیٰ الصاوی: منہج الزمخشری فی تفسیر القرآن و بیان إعجازہ. دارالمعارف بمصر. الطبعۃ الثانیۃ، ب.ت،ص ۱۷۳

۵۶۔ الذھبی: التفسیر والمفسرون. دارالکتب الحدیثۃ۔ الطبعۃ الثانیۃ، ۱۳۹۶ھ، ۱۹۷۶م،

ج۱، ص ۴۲۹

۵۷۔ Jeffery: Materials. P-120

۵۸۔ طبرسی، أبوعلی الفضل بن الحسین: مجمع البیان فی تفسیر القرآن۔ مکتبہ الحیاۃ، بیروت۔ 1390ھ، ج ۱، ص42

۵۹۔ حاجی خلیفہ، أحمد بن مصطفیٰ: کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون۔ کراچی پاکستان، ب۔ت، ج۲، ص۱۶۰۲

۶۰۔ Jeffery: Materials. P-135

۶۱۔ ابن الأنباری، کمال الدین أبی البرکات عبدالرحمٰن بن محمد: الانصاف فی مسائل الخلاف بین النحویین والبصریین والکوفیین۔ مکتبہ العلمیۃ، بیروت 1407. ھ، ج ۱، ص 624

۶۲۔ Jeffery: Materials. P-118

۶۳۔ الرازی، فخر الدین ابن العلامۃ ضیاء الدین عمر: تفسیر الفخر الرازی، والمشتہر بالتفسیر مفاتیح الغیب۔ تحقیق: محمد عبدالرحیم۔ المکتبہ التجاریۃ 1414.ھ، ج 2، ص 108

۶۴۔ Jeffery: Materials. P-132

۶۵۔ العکبری، أبی البقاء عبداللہ بن الحسین: إملاء مابین بہ الرحمٰن من وجوہ الاعراب والقراءات فی جمیع القرآن۔ دارالفکر، بیروت۔ 1418 ھ، ج ۱، ص 271

۶۶۔ Jeffery: Materials. P-135

۶۷۔ ابن یعیش، موفق الدین علی: کتاب شرح المفصل۔ ج ۲، جز 7، ص 41

۶۸۔ Jeffery: Materials. P-118

۶۹۔ القرطبی، محمد بن أحمد بن أبی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی الأندلسی أبوعبداللہ: الجامع لأحکام القرآن۔ بیروت۔ ب۔ ت، ج ۱، جز 2، ص 11

۷۰۔ Jeffery: Materials: P-132

۷۱۔ البیضاوی، ناصرالدین أبی سعید عبداللہ بن عمر بن محمد الشیرازی: انوار التنزیل واسرار التأویل. دارفراس.ب.ت. جز 9، ص 216

۷۲۔ Jeffery: Materials. P-119

۷۳۔ ابن منظور، أبو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم الافریقی: لسان العرب. بیروت، 1416ھ، ج 5، ص 253

۷۴۔ Jeffery: Materials. P-124

۷۵۔ النیسابوری، نظام الدین الحسین بن محمد الحسن: الغرائب القرآن و رغائب الفرقان. الشیخ زکریا عمران، شرکتہ مکتبہ مصر سے ۱۳۸۴ھ، ج 4، ص13

۷۶۔ Jeffery: Materials. P-117

۷۷۔ وأبو حیان الأندلسی، أبوعبداللہ محمد بن یوسف بن علی بن حبان: تفسیر الکبیر المسمّٰی البحر المحیط"۔ تحقیق: عرفان الحسام الحسونہ۔ دارالفکر، بیروت۔ 1413ھ، ج ۱، ص 90

۷۸۔ Jeffery: Materials. P-130

۷۹۔ ابن ہشام الأنصاری: مغنی اللبیب عن کتب الأعاریب. دارالنشر الاسلامیہ، لاہور 1399ھ، ج ۱، ص 278

۸۰۔ Jeffery: Materials. P-149

۸۱۔ السیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن بن أبی بکر محمد اشافعی: الدر المنثور فی التفسیر المأثور. دارالکتب العلمیۃ، بیروت. ۱۴۱۱ھ، ج 5، ص69

۸۲۔ الطبری: جامع البیان. ج 18، ص 110

۸۳۔ یہ کتاب داراحیاء الکتب العربی سے دو جلدوں میں شائع ہوئی۔

۸۴۔ Jeffery: Materials. P-117

۸۵۔ المتقی الھندی، علی بن حسام الدین بن عبدالملک بن قاضیخان: کنز العمال فی سنن

الأقوال والأفعال. دارالفکر، بیروت۔ 1414ھ، ج 2، ص 174

۸۶۔ Jeffery: Materials. P-122

۸۷۔ خفاجی، أحمد بن محمد بن عمر شھاب الدین المصری: عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی.
مصر۔ 1283ھ، ج ا، ص 95

۸۸۔ Jeffery: Materials. P-121

۸۹۔ الدمیاطی، أحمد بن محمد بن أحمد بن عبدالغنی شھاب الدین: إتحاف فضلاء البشر.
دارالمعرفۃ، بیروت. ۱۴۱۷ھ ص 157

۹۰۔ Jeffery: Materials. P-119

۹۱۔ مرتضی الزبیدی، محبّ الدین أبوفیض السید محمد الحسینی: تاج العروس من جواھر
القاموس. دارالفکر، بیروت۔ 1414ھ، ج 8 / ص 82

۹۲۔ Jeffery: Materials. P 123-124

۹۳۔ الشوکانی، محمد بن علی محمد بن عبداللہ: فتح القدیر الجامع بین فنی الروایۃ من علم التفسیر۔
تحقیق: یوسف الغوش. دارالمعرفۃ بیروت. ب.ت.

۹۴۔ الذھبی: التفسیر والمفسرون. ج 2، ص 287

۹۵۔ Jeffery: Materials. P-119

۹۶۔ آلوسی، البغدادی، أبوالفضل شھاب الدین محمود: روح المعانی فی تفسیر القرآن
العظیم والسبع المثانی. تحقیق: محمد حسین الغرب. دارالفکر بیروت. 1416ھ، ج ا، ص 542